FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

32- سُوْرَةُ السَّجْدَة

آیات : 30 ...... مَكِّيَّة ...... پیراگراف : 5
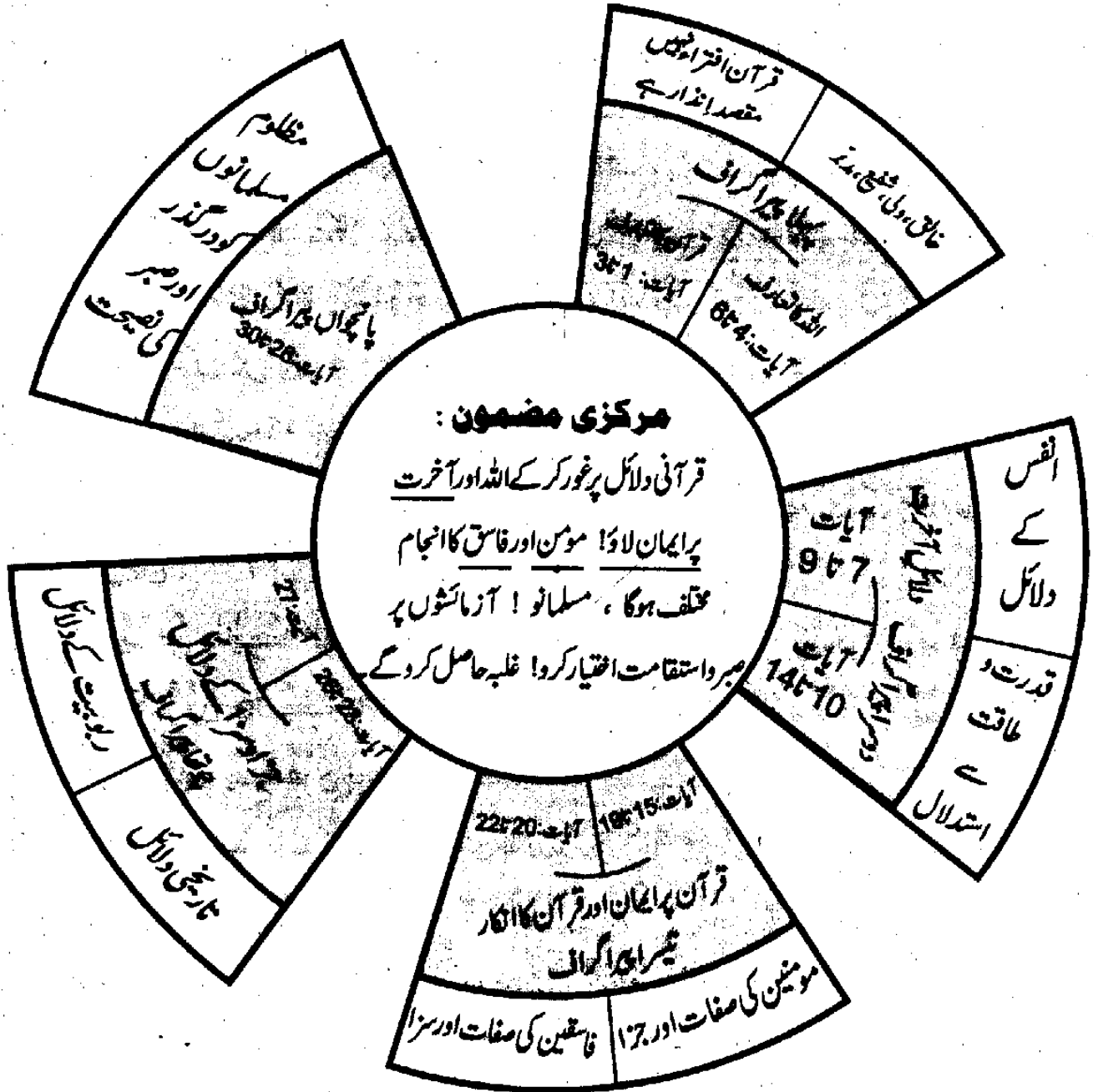
زمانہ نزول:

سورۃ ﴿السَّجْدَة﴾ اعلانِ عام کے بعد رسول ﷺ کے قیامِ مکہ کے دوسرے دور (4 تا 5 نبوی) کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی، جب آپ ﷺ پر ﴿مُفْتَرِی﴾ ہونے کا الزام تھا۔ ابھی مسلمانوں پر ظلم و ستم کا آغاز نہیں ہوا تھا۔ قریش کے نام نہاد دانشور مشرکین و فاسقین کو ان کے مخالف ﴿مُؤْمِنِين﴾ کے کردار پر غور کرنے کی دعوت دی گئی۔

سورۃ السَّجدَة کے فضائل

اس سورت کی فضیلت میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے:

جمعہ کے روز رسول اللہ ﷺ نمازِ فجر میں سورت ﴿السَّجدَة﴾ اور سورت ﴿الدَّهر﴾ کی تلاوت فرماتے تھے۔(صحیح مسلم: کتاب الجمعة ، باب ما یقرأ فی یوم الجمعة ، حدیث 2,068)

سورۃ السَّجدَة کا کتابی ربط

1- پچھلی سورت ﴿لقمان﴾ میں قریش کے سرداروں کے خلاف فردِ جرم تھی کہ یہ اسلام کی دعوت کو روکنے کے لیے ﴿لَهوَ الحَدِیث﴾ سے کام لے رہے ہیں۔ تکبر میں مبتلا ہیں ، دعوت کو توجہ سے سننا نہیں چاہتے۔ ﴿مَا اَنزَلَ اللّٰهُ﴾ کے بجائے ﴿مَا وَجَدنَا عَلَیهِ آبَاءَنَا﴾ یعنی آباء پرستی پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ منکرِ آخرت ہیں، شرک میں گرفتار ہیں، جو ﴿ظُلمِ عظیم﴾ ہے۔

یہاں سورت ﴿السَّجدَة﴾ میں ان فاسق و مجرم افراد کے برعکس ، نیک اور صالح مؤمنین کے اوصاف بیان کیے گئے۔ متکبر نہیں ہوتے ، حمد و تسبیح کرتے ہیں ، تہجد گزار ہیں، خوف اور امید سے رب کے حضور دعائیں کرتے ہیں اور فیاض ہیں۔

﴿اِنَّمَا یُؤمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِینَ اِذَا ذُکِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوا بِحَمدِ رَبِّهِم وَهُم لَا یَستَکبِرُونَ ۝ تَتَجَافٰی جُنُوبُهُم عَنِ المَضَاجِعِ یَدعُونَ رَبَّهُم خَوفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقنٰهُم یُنفِقُونَ﴾

2- سورۃ ﴿السَّجدَة﴾ میں باکردار ﴿مؤمنین﴾ اور بدکردار ﴿فاسقین﴾ کے درمیان موازنہ ہے کہ یہ ایک جیسے نہیں ہوسکتے اور ان کا انجام بھی مختلف ہوگا۔

3- اگلی سورت ﴿الاحزاب﴾ میں مخلص صحابہؓ اور منافقین کے درمیان تقابل کرکے بتایا گیا کہ ان کے کردار میں کیا فرق پایا جاتا ہے؟

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- فاسقوں کے بارے میں صاف صاف بتادیا گیا کہ ان کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہوگی۔

﴿وَاَمَّا الَّذِینَ فَسَقُوا فَمَاوٰهُمُ النَّارُ﴾ (آیت:20)۔

2- سورۃ السجدہ میں ﴿لِقَاء﴾ کا لفظ تین (3) مرتبہ استعمال ہوا۔(آیات 14 ، 10 ، 23)

(a) مشرکینِ مکہ دراصل آخرت کے منکر تھے۔ ﴿لِقَاء﴾ یعنی ملاقاتِ رب کا انکار کیا کرتے تھے۔

﴿ءَ اِنَّا لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ﴾ (آیت:10)۔

(b) تورات میں حضرت موسیٰؑ کے ذریعے بھی صاف صاف بتادیا گیا تھا کہ اپنے رب سے ملاقات ﴿لِقَاء﴾ کے بارے میں کسی شک میں مبتلا نہ ہونا۔ ﴿فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ﴾ (آیت:23)۔

(c) منکرینِ آخرت کو روزِ قیامت اسی طرح فراموش کردیا جائے گا، جس طرح یہ دنیا میں ﴿لِقَاء﴾ یعنی ملاقاتِ رب کا انکار کیا کرتے ہیں۔

﴿فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ﴾ (آیت:14)۔

3۔ اس سورت میں منکرینِ آخرت کے لیے ﴿فاسقین﴾ کے علاوہ ﴿مجرمین﴾ کے الفاظ بھی استعمال کیے گئے ہیں۔ آخرت کی جواب دہی کا احساس نہ ہونے کی وجہ سے ہی انسان بدکردار، بدعمل، فاسق، فاجر اور مجرم بن جاتا ہے۔

(a) اللہ تعالیٰ منکرینِ آخرت ﴿مجرم﴾ اور فاسق لوگوں سے انتقام لے کر رہے گا۔

﴿اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ﴾ (آیت:22)۔

(b) روزِ قیامت منکرینِ آخرت ﴿مجرم﴾ اور فاسق افراد اللہ کے حضور سر جھکائے شرمندہ کھڑے ہوں گے۔

﴿اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾ (آیت:12)۔

سورۃُ السَّجدۃ کا نظمِ جلی

1- آیات 1تا6 : پہلے پیراگراف میں، ﴿اللہ تعالیٰ کی صفات﴾ بیان کرکے اُس کا تعارف کرایا گیا ہے۔

وہ رب العالمین ہے۔ اسی نے قرآن نازل کیا ہے۔ یہ قرآن رسول اللہ ﷺ کی افترا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ خالق ہے، ولی ہے، شفیع ہے، اس کے علاوہ کوئی ولی اور شفیع نہیں۔ وہی مدبر ہے۔

﴿یُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ﴾۔ عالمِ غیب وشہادت ہے اور عزیز ورحیم ہے۔

2- آیات 7تا14 : دوسرے پیراگرف میں ﴿دلائلِ آخرت﴾ بیان کرکے منکرینِ آخرت مجرمین کا انجام بتایا گیا ہے

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی سے کیا، پھر اس کی نسل حقیر پانی کے ست سے چلائی، پھر اس کے نوک پلک سنوارے اور اس میں اپنی روح پھونکی اور قوتِ سماعت، قوتِ بصارت اور قوتِ فہم وادراک عطا فرمائے۔

لیکن انسانوں میں بہت کم لوگ شکرگزار ہوتے ہو۔ (آیت نمبر 7تا9)۔ منکرِ آخرت ہوجاتے ہیں۔ لیکن روزِ قیامت یہ بدکردار مجرم پچھتائیں گے اور اللہ سے درخواست کریں گے کہ دنیا میں انہیں دوبارہ واپس بھیج دیا جائے، تاکہ اچھا عمل کرسکیں۔ ﴿فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ﴾ (آیت 12) یہ ممکن نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کامل انصاف کرے گا اور دوزخ کو انسانوں اور جنات سے بھر کر رہے گا۔

﴿ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴾ (آیت 13)

روزِ قیامت کو فراموش کردینے والوں کو اللہ تعالیٰ بھی فراموش کردے گا۔

3- آیات 15 تا 22 : تیسرے پیراگراف میں، قرآن پر ایمان لانے والے ﴿مؤمنین کی صفات﴾ بیان کی گئیں۔

اہلِ ایمان اللہ کی آیات سن کر سجدے میں گر پڑتے ہیں، حمد و تسبیح کرتے ہیں۔ (آیت 15)

تکبر نہیں کرتے، ان کی پیٹھیں بستروں سے الگ رہتی ہیں، اپنے رب کو خوف و طمع سے پکارتے ہیں، انفاق کرتے ہیں۔ (آیت 15 تا 16)۔ ان خوش نصیبوں کے لیے حیران کن قسم کے انعامات ہوں گے۔

صاف بتادیا گیا کہ ﴿مومن﴾ اور ﴿فاسق﴾ ہرگز ہرگز برابر اور ایک جیسے نہیں ہوسکتے۔

﴿اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا لَا يَسْتَوٗنَ﴾ (آیت نمبر 18)۔

ایمان اور عملِ صالح کرنے والوں کے لیے جنت ہے۔

فاسقوں کے لیے دوزخ ہے۔ یہ نصیحت سے منہ موڑنے والے ﴿مجرم﴾ ہیں، جن سے انتقام لیا جائے گا۔

4- آیات 23 تا 27 : چوتھے پیراگراف میں، جزا و سزا کے ﴿تاریخی دلائل﴾ بھی ہیں اور ﴿دلائلِ ربوبیت﴾ بھی۔

(a) حضرت موسیٰؑ کو دی جانے والی کتاب میں بھی صاف بتادیا گیا تھا کہ آخرت میں اللہ سے ملاقات کے بارے میں ہرگز ہرگز شک نہ کیا جائے۔ ایمان اور صبر کے نتیجے ہی میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو امامت عطا کی تھی۔

﴿وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ﴾ (آیت 24)

لہٰذا مشرکینِ مکہ کے ظلم و ستم کے مقابلے میں ایمان اور صبر و تقویٰ ہی وہ دو ہتھیار ہیں، جن سے کام لے کر مسلمان کامیاب و کامران ہوسکیں گے۔

(b) ﴿منکرینِ آخرت﴾ کو قوموں کی ہلاکت سے ڈرایا گیا۔

﴿آخرت کی دلیل﴾ ربوبیت سے فراہم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت سے بارش کے ذریعے بنجر زمین کو سیراب کرتا ہے۔ انسانوں اور جانوروں کو کھلاتا ہے۔ یہی خدا قبروں کو زندہ کرکے آخرت برپا کرے گا۔

5- آیات 28 تا 30 : پانچویں اور آخری پیراگراف میں، رسول اللہ ﷺ کو ان ﴿منکرینِ آخرت﴾ سے اعراض کرنے کی ہدایت دی گئی۔

منکرینِ آخرت سوال کرتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی؟

﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ﴾ (آیت 30)

منکرینِ آخرت بھی انتظار کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ بھی انتظار کریں۔ اللہ تعالیٰ بہت جلد فیصلہ کرے گا۔

اس میں یہ بشارت بھی پوشیدہ ہے کہ بالآخر مسلمان ہی غالب رہیں گے۔

مرکزی مضمون

قرآنی دلائل پر غور کر کے اللہ اور آخرت پر ایمان لانا چاہیے۔ ﴿مومن﴾ اور ﴿فاسق﴾ کا انجام مختلف ہوگا۔
مسلمانوں کو آزمائشوں پر صبر و استقامت اختیار کرنا چاہیے تاکہ غلبہ اور کامرانی حاصل ہو سکے۔